السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بچے نے دن کے وقت گندم کے کھلیان کو آگ لگا دی ،اس کے آگ لگانے میں کسی کے مشورے کو دخل نہیں۔ اس سے کافی نقصان ہوا ہے ،کیا اس نقصان کی تلافی بچے کے ورثا کو کرنا ہوگی یا نہیں، نقصان ادا کرنے کی صورت میں پورے نقصان کے ذمہ دار ہوں گے یا کچھ نقصان ادا کرنا ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں بعض افراد کو حقوق وواجبات کی ادائیگی میں مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے : ’’دیوانہ ہوش آنے تک ،بچہ بالغ ہونے تک اور سونے والا بیدار ہونے تک مرفوع القلم ہیں۔‘‘ [مسند امام احمد]

محدثین کرام نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بچہ مواخذہ کے لحاظ سے مرفوع القلم ہے۔ اگر نیکی اور ثواب کے کام کرتا ہے تو اسے محروم نہیں کیا جائے گا، البتہ جو حقوق انسانوں سے متعلق ہیں اس کا معاملہ کچھ الگ ہے، اگرچہ بچے کو باز پرس نہیں ہوگی، تاہم اس کے ورثا نقصان کے ذمہ دار ہوں گے۔ چنانچہ فقہا نے صراحت کی ہے کہ بچہ میں اہلیت ادا معدوم ہوتی ہے، اس لیے اس کے اقوال وافعال پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ ہی معاملات میں اس کے تصرفات کا اعتبار کیا جائے گا زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ بچہ جب کسی کا نقصان کرے گا تو مالی لحاظ سے وہ قابل مواخذہ ہوگا البتہ بدنی لحاظ سے اسے سزا وغیرہ نہیں دی جائے گی، مثلاً: بچہ کسی کو قتل کر دیتا ہے یا کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے تو مقتول کی دیت اور مال کی تلافی بہر صورت کرنا ہوگی۔ لیکن اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ [علم اصول الفقہ، ص: ۱۳۷]

اس طرح بچے کے مال پر زکوٰۃ بھی عائد ہوتی ہے، جیسا کہ محدثین کرام نے لکھا ہے۔ اس بنا پر صورت مسؤلہ میں جو نقصان ہوا ہے وہ بچے کے ورثا ادا کریں گے اور شرعی طور پر یہ ان کی ذمہ داری ہے بچے کے مرفوع القلم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی اور ذمہ داری عائد ہوگی، البتہ مالی نقصانات کی تلافی اس کے ورثا پر عائد ہوتی ہے، وہ بھی پورا پورا نقصان ادا ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:411